https://ataunnabi.blogspot.com/

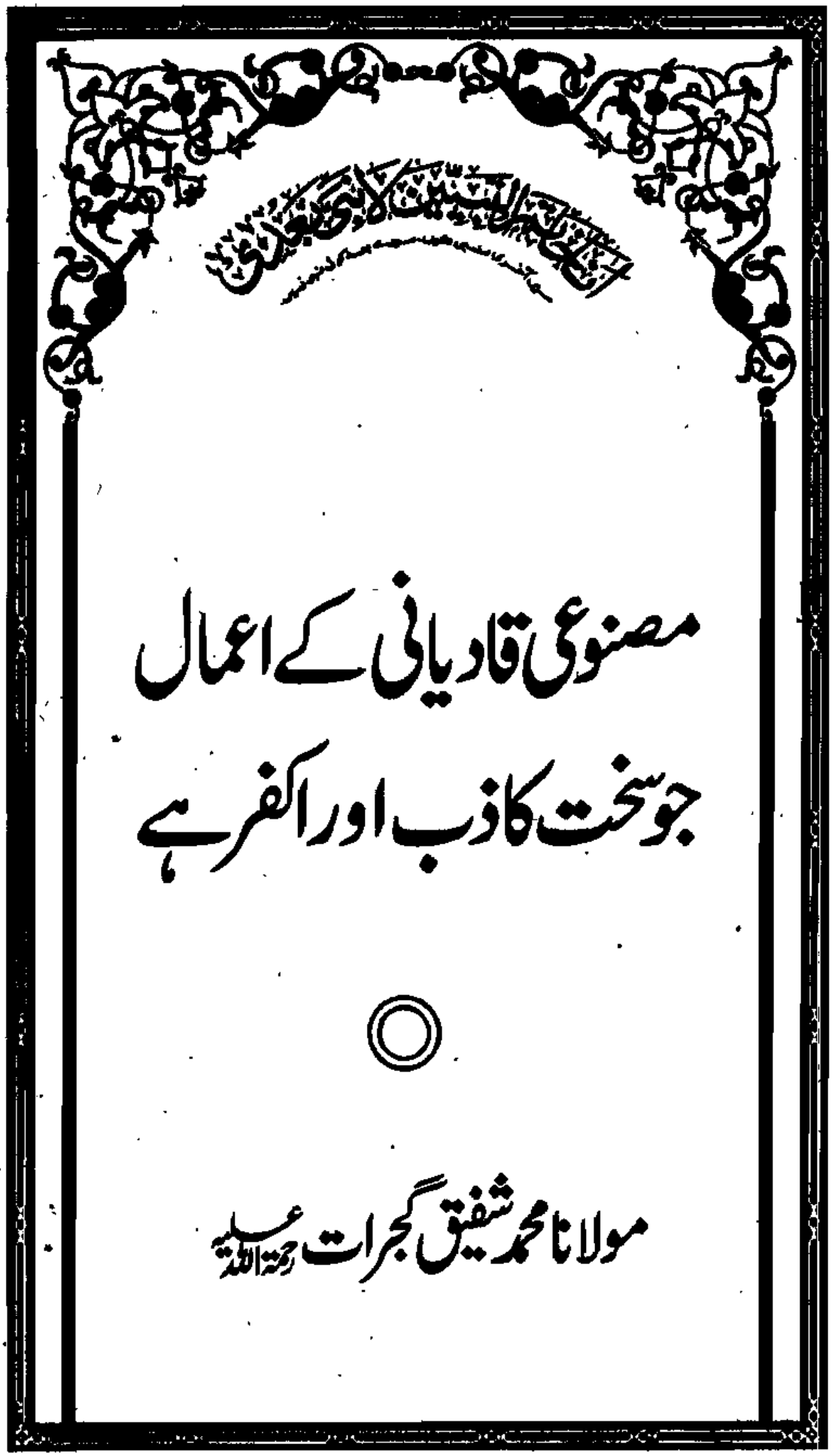

مصنوعی قادیانی کے اعمال جو سخت کاذب اور اکفر ہے

مولانا محمد شفیق گجرات رحمۃ اللہ علیہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مجھے ہر دو فریق سے کوئی پیری مریدی کا تعلق نہیں۔

۱..... مگر اس وقت میرے سامنے دو شخصیتوں کی تحریرات کا سلسلہ موجود پڑا ہے۔ ان میں سے ایک تو مرزا قادیانی اور دوسرے صاحب جناب فضیلت مآب سید پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑہ شریف والے ہیں۔

جب ہم اوّل الذکر کے ہر قسم کی مذہبی تحریرات کے سلسلہ میں حکم کے طور پر بہ نظر غور دیکھتے ہیں تو سوائے لایعنی اوہام اور بیہودہ خرافات اور مزخرافات او رگالی گلوچ کے اور کچھ نہیں پاتے۔ مرزا قادیانی نے محض ایک دکان داری کی پٹڑی جمائی ہوئی ہے ورنہ فی نفسہ ان کی سب نوشت وخواند کے سلسلہ کو مطلقاً ایک ذرہ بھر بھی معاملات دین سے کچھ بھی تعلق نہیں۔

کیا یہ بھی شعار اسلام میں داخل ہے کہ مرزا نے جھوٹے اشتہارات دے دے کر ہزاروں روپیہ براہین کی پیشگی قیمت پچیس پچیس روپیہ فی نسخہ غریب مسلمانوں سے وصول کی اور کھا گئے اور جس قدر حجم کتاب کا وعدہ کیا تھا۔ اس کا عشر عشیر بھی ایفا نہ کیا اور چند جزو کتاب برائے نام اپنی ہی تعریف وتوصیف میں چھاپ کر خاموش ہو بیٹھے۔ ہر چند مرزا کے چند احباب خصوصاً نور الدین نے عام وخاص کا یہ خیال سمجھ کر کہ یہ صریحاً دھوکہ اور عین شرع کے برخلاف ہے آپ کو مشورہ دیا کہ باقی قیمت اس حصہ کتاب کی جو ابھی طبع نہیں ہوئی اور جس کا وجود عدم سے ظہور میں نہیں آیا، واپس کرنی چاہئے اور نورالدین نے یہ بھی کہا کہ اگر آپ کے پاس روپیہ نہیں ہے تو مجھ کو ارشاد ہو کہ میں اپنے پاس سے وہ روپیہ جو واجب الادا ہے، واپس کردوں[1]

(فتح الاسلام ص ۶۰ تا ۶۲، خزائن ج ۳ ص ۳۶)

---

[1] نورالدین کا لوگوں کی قیمت پیشگی وصول شدہ کو واپس کرنے کے لئے مرزا سے اجازت طلب کرنے سے پایا جاتا ہے کہ اس کا منشاء بھی کچھ ادائیگی قیمت کا نہ تھا۔ بلکہ ایک طرف سے پبلک کو اپنی فراخ حوصلگی اور زبانی ہمدردی جتانی مقصود تھی۔ ورنہ

درکار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست

اگر ایسا ہی نورالدین کو مرزا کے ساتھ محض بوجہ للہ عقبیٰ کی خاطر ہمدردی تھی، تو کیوں اور کیا باعث کہ نورالدین نے وہ روپیہ جو مرزا کے ذمہ واجب الادا تھا، ان لوگوں کو جن کا حق تھا، واپس کر کے مرزا سے حق العباد کے غصب کرنے کا الزام دور نہیں کیا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مگر نہ تو وہ روپیہ مرزا نے واپس کیا اور نہ نورالدین کو ہی اجازت دی کہ وہ ہی غریب اور سادہ لوح مسلمانوں کو روپیہ واپس کر دیتا۔ پس اس قسم کا مذموم فعل یعنی حق العباد کا دیدہ و دانستہ مسائل سے واقف ہو کر غصب کرنا جبکہ ایک عام مسلمان اس کو اچھا نہیں سمجھتا۔ تو جو ولی اللہ، مجدد، محدث، امام الزمان، مہدی، مسیح موعود، نبی بلکہ رسول ہونے کا دعویٰ کر کے پھر ایسا قبیح کام کرے تو کیا اس کے لئے شرم کی بات نہیں؟

۲..... کتاب براہین جس سے ہزار درجہ الف لیلہ کو اپنی ساخت پر فخر ہے۔ اس کی تصنیف کے بعد کئی ایک کتابیں مرزائی مثل ازالہ، توضیح مرام، فتح اسلام وغیرہ وغیرہ لکھیں اور ان میں بہت سی آیات قرآن شریف کو جیسا کہ: "ما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی..... الرحمن علم القرآن..... یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الیّ..... ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ" وغیرہ وغیرہ اپنے حق میں نازل ہونا لکھ کر اس کے مصداق خود بن بیٹھے ہیں۔ دیکھو (ازالہ اوہام ص ۱۹۲، خزائن ج ۳ ص ۱۹۳)

جب علماء دین نے کہا ہم سے ان امور میں تصفیہ کرو۔ تو الہام ہوا کہ حکم نہیں ایک دو آیات قرآن شریف کا اپنے حق میں نازل ہونا نہیں لکھتے۔ بلکہ سینکڑوں آیات آپ کے لئے ہی ہیں جو اولیاء پیشین کوئی پہلے ہی سے قرآن میں موجود ہیں اور آج تک مرزا کے سوا کوئی ولی، محدث، مجدد اور عالم ایسا نہیں گزرا جو ان آیات کے معنی یا مطلب سمجھتا۔ غرضیکہ قریباً تمام قرآن شریف اپنے حق میں ہی نازل ہونا بیان فرماتے ہیں اور یہ بھی لکھتے ہیں کہ قادیاں کا نام بھی قرآن شریف میں موجود ہے اور خدا نے قادیاں کا نام عزت کے ساتھ قرآن میں ذکر کیا ہے۔ جیسا کہ:

"انا انزلناہ قریبا من القادیان" (ازالہ اوہام حاشیہ ص ۷۷۷، خزائن ج ۳ ص ۱۴۰)

قرآن کی آیات کو مقدم و مؤخر کر لینا تو آپ کے نزدیک ایک ادنیٰ بات ہے اور تحریف معنوی کے علاوہ تحریف لفظی بھی اپنے مطلب کے مطابق کر لینا آپ کے نزدیک جائز ہے۔ جیسا کہ آیت: "وما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم" اور "وما کان اللہ لیعذبھم وھم یستغفرون" کو اپنے حق میں نازل ہونا لکھا ہے تو اس میں دوسرے "وما کان اللہ" کے پیچھے لفظ "معذبھم" قرآن مجید میں ہے اس کو "لیعذبھم" بدلا دیا ہے۔ دیکھو مرزا کی کتاب (براہین ص ۵۱۴، خزائن ج ۱ ص ۵۲۳) کہ آیت: "وکذلک مکنا لیوسف لنصرف عنہ السوء والفحشاء" کو اپنے حق میں نازل لکھ کر آخر اس کے ترجمہ میں لکھتا ہے کہ اس جگہ یوسف کے لفظ سے بھی عاجز (مرزا) مراد ہے اور اس آیت میں لفظ "مکنا" کو منا سے تحریف کیا ہے اور اسی لفظ کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ترجمہ کیا ہے کہ ہم نے یوسف پر احسان کیا انتہی۔ (براہین ص۵۵۵، خزائن ج۱ ص۶۶۲)

غرضیکہ جن آیات کو جس طرح چاہا تحریف وتبدیل کر لینا اور لکھ دینا مرزا کے نزدیک تو جائز ہے۔ شاید اس لئے کہ آپ کا دعویٰ ہے کہ "میں نبی اور رسول بھی ہوں۔"

(توضیح مرام ص۱۸، خزائن ج۳ ص۶۰، ازالہ اوہام ص۱۹۲، خزائن ج۳ ص۱۹۳)

۳..... آج تک جو الہامات اور پیشین گوئیاں مرزا نے کی ہیں۔ خدا کے فضل وکرم سے ایک بھی پوری نہیں ہوئی۔ غیر اقوام کے پیشواؤں اور لیڈروں کو آپ نے مخاطب بنا کر وہ وہ گالیاں نکالی ہیں کہ الامان جس کے جواب میں انہوں نے اہل اسلام کے پیشواؤں خصوصاً آنحضرت ﷺ کی نسبت ایسی سخت لن ترانی کی ہے کہ قلم باوجود دو زبان ہونے کے لکھنے سے قاصر ہے۔

آپ ہی نے جنہوں نے اسلام کو دوسری قوموں کے سامنے سخت ذلیل اور رسوا کیا تھا اور سخت گالیاں نکلوائی تھیں۔ مگر اہل اسلام کے علماء اور سجادہ نشینوں وغیرہ وغیرہ کو بھی سوائے بے ایمانوں، بدذاتوں اور یہودیوں کے نہیں لکھا۔ جس کو شک ہو وہ دیکھیں (ضمیمہ انجام آتھم ص۲۱، خزائن ج۱۱ ص۳۰۵ اور ازالہ اوہام ص۲۵، خزائن ج۳ ص۱۱۵) بلکہ (ازالہ اوہام تائل بیچ، خزائن ج۳ ص۱۰۲) پر لکھا ہے: "اے میرے مخالف الرائے مولویو اور صوفیو اور سجادہ نشینو جو مکذب اور مکفر ہو وغیرہ وغیرہ۔"

اور ہمیشہ جس نے آپ کو ایسے ایسے کاموں سے منع کیا تو جھٹ اس کی موت کا الہام ساتھ ہی موجود ہوا اور لطف یہ کہ غیروں کے لئے تو موت فوت ذلت اور بربادی کے الہام ہوئے جیسا کہ "ہر ایک شاخ تیرے جدی بھائیوں کی کاٹی جاوے گی اور وہ جلد لاولد رہ کر ختم ہو جاوے گی اگر وہ توبہ نہ کرے گی تو خدا ان پر بلا نازل کرے گا کہ وہ نابود ہو جاویں گے۔ ان کے گھر بیواؤں سے بھر جائیں گے۔ ان کی دیواروں پر غضب نازل ہوگا۔" وغیرہ وغیرہ۔ دیکھو (مجموعہ اشتہارات ج۱ ص۱۰۲)

اور اسی طرح مرجائے گا عبداللہ آتھم، مرجائے گا احمد بیگ کا داماد، ذلیل ہوگا ملا محمد بخش، ذلیل ہوگا مولوی محمد حسین، ذلیل ہوگا مولوی ابوالحسن تبتی، مرجائے گا لیکھرام پشاوری، مرجائے گا مولوی محمد حسین ۵۲ برس کی عمر میں۔

اور خاص مرزا کی ذات کے لئے یہ الہام ہوئے۔ تیرے گھر لڑکا پیدا ہوگا۔ تو دشمنوں پر فتح پائے گا۔ تیرا گھر برکت سے بھرے گا اور پھر خدا فرماتا ہے کہ میں اپنی نعمتیں تجھ پر پوری کروں گا اور خواتین مبارکہ سے جن میں سے تو بعض کو اس کے بعد پائے گا۔ تیری نسل بہت ہوگی اور میں تیری ذریت کو بڑھاؤں گا اور برکت دوں گا تیری نسل کثرت سے ملکوں میں پھیل جائے گی اور میں تیرے خالص اور دلی محبوب کا گروہ بھی بڑھاؤں گا اور ان کے نفوس واموال میں برکت دوں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گا اور ان میں کثرت بخشوں گا اور وہ مسلمانوں کے اس دوسرے گروہ سے تا بروز قیامت غالب رہیں گے، وغیرہ وغیرہ۔ (مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۱۰۲، ۱۰۳)

اور مرزا احمد بیگ کی دختر کلاں تیرے نکاح میں آئے گی۔ (ازالہ اوہام ص ۳۹۶، خزائن ج ۳ ص ۲۰۵) غرضیکہ فائدہ کے الہام تو مرزا کو اپنے لئے ہوتے ہیں اور نقصان وغیرہ کے دوسروں کے لئے۔ مگر شکر ہے کہ دونوں قسموں میں سے آج تک پورا کوئی بھی نہیں ہوا۔

مرزا کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ میں ظلی طور پر مثیل محمد مصطفیٰ ﷺ بھی ہوں۔ (ازالہ اوہام ص ۲۵۳، خزائن ج ۳ ص ۲۲۸) آپ ہی ہیں جنہوں نے آنحضرت ﷺ کے جسم کو کثیف لکھا ہے اور ان کی معراج سے انکار کیا ہے اور لکھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کو معراج نہیں ہوا تھا۔ بلکہ وہ کشف تھا اور ایسے کشفوں میں میں (یعنی مرزا) تجربہ کار ہوں۔" (ازالہ اوہام ص ۴۸، خزائن ج ۳ ص ۱۲۶)

مرزا نے حضرت مسیح علیہ السلام کی نسبت (ازالہ اوہام ص ۳۰۳، خزائن ج ۳ ص ۲۵۴) پر لکھا ہے کہ: "وہ یوسف نجار کا بیٹا تھا اور ایک شعبدہ باز آدمی تھا۔" بلکہ مسیح کی نسبت (ضمیمہ انجام ص ۵ تا ۹، خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۹ تا ۲۹۳، ازالہ ص ۴۸، خزائن ج ۳ ص ۱۲۶) پر لکھتا ہے، معاذ اللہ لفظ کفر کفر نہ باشد، وہ چور تھا، پاگل تھا، کم عقل تھا، شیطان کا پیرو تھا بلکہ تین دفعہ شیطان کے پیچھے پیچھے چلا گیا۔ اس کی تین دادیاں اور نانیاں دنا کار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے مسیح کا وجود ظہور پذیر ہوا تھا۔ اور وہ صلیب پر چڑھایا گیا تھا۔

لہ حضرت مسیح علیہ السلام کو اس قدر گالیاں نکال کر پھر بھی مرزا کا یہ دعویٰ ہے کہ میں گورنمنٹ انگلشیہ کا (جو ایک عیسائی گورنمنٹ ہے اور مسیح علیہ السلام کی نسبت جو اس کا اعتقاد ہے سب کو معلوم ہے) خیر خواہ ہوں۔ کیا خیر خواہ اسی کو کہتے ہیں کہ تمام عیسائیوں اور اہل اسلام کو جو رعایائے سرکار انگلشیہ ہیں، ان کے پیشوا اور ان کے رسول کو اس طرح گالیاں نکالے اور پھر کہے کہ میں خیر خواہ سرکار ہوں بلکہ بعض اشتہارات اور کتابوں جیسا کہ (ضمیمہ انجام آتھم ص ۱، خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۵) میں اس نے یہ بھی لکھا ہے کہ میں کسر صلیب کے لئے مبعوث ہوا ہوں۔ جس کے صاف معنی ہر ایک آدمی بخوبی سمجھ سکتا ہے۔ گو مرزا قادیانی کچھ ہی تاویل کیوں نہ کرے۔ یہ باعث ہے کہ گورنمنٹ انگلشیہ اس کو ہرگز منہ نہیں لگاتی باوجودیکہ دو رسالے ایک تحفہ قیصرہ اور دوم ستارہ قیصرہ ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کی طرف خوشامدانہ مدح سرائی میں لکھ کر بھیجے اور اس دوسرے رسالہ میں لکھا ہے کہ میں نے پہلا رسالہ جو خدمت اقدس میں روانہ کیا تھا۔ مجھ کو بڑی امید تھی کہ مجھ کو کسی شاہانہ کلمہ سے یاد فرمایا جائے گا۔ چونکہ نہیں فرمایا اس لئے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

غرضیکہ کوئی کلمہ کفر کا باقی نہیں رہا جو مرزا کی زبان اور قلم سے ایسے ایسے اولوالعزم رسولوں کی نسبت نہ نکلا ہو۔

۴..... مرزا قادیانی کی حقیقت ملا محمد بخش صاحب منیجر اخبار جعفر زٹلی نے رسالہ صداقت محمدیہ میں اچھی طرح ظاہر کی ہے۔ ملا صاحب موصوف نے مرزا کی عربی، فارسی بلکہ اردو زبان دانی میں

(بقیہ صفحہ گذشتہ صفحہ) دوسرا رسالہ مجھے لکھنا پڑا۔ باوجودیکہ اس میں خوشامدانہ طور بہت ملحوظ رکھا گیا ہے۔ مگر اس طرف سے اب تک صدائے برنخواست کیا ہو سکتا ہے کہ ایسے شخص دریدہ دہن کو جس نے خلاف دین آئین حضرت مسیح کو سینکڑوں گالیاں نکالیں جیسا کہ اوپر مذکور ہوا ہے کہ اس کی دادیاں اور نانیاں زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں۔ جن کے خون سے مسیح کا وجود ظہور پذیر ہوا تھا وغیرہ وغیرہ۔ پناہ بخدا کسی نوازش آمیز کلمہ کا مستحق ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔

کیا ایسا شخص جو خاص عیسائی گورنمنٹ کی ایسے ایسے توہین آمیز کلمات سے دل شکنی کرنے کے علاوہ اس کی پیاری رعایا مسلمانوں اور عیسائیوں کو اپنی ایسی لچر بیہودہ اور سخت ترین تحریر سے جان بوجھ کر صدمہ پہنچائے اور پھر خیر خواہ گورنمنٹ ہونے کا دعویٰ کر کے اس کے شاہانہ کلمات کا انتظار کرے تو کیا گورنمنٹ اس کو منہ بھی لگائے گی؟ ہرگز نہیں۔ کیا گورنمنٹ کی طرف سے اس کے دو رسالوں کے جانے پر بھی ایک ذرہ بھر بھی توجہ کی گئی۔ بالکل نہیں اوہ رسالے تو کہیں ردی میں ڈال دیئے گئے۔ ایسے شخص کے رسالوں کی کیا وقعت اور وہاں پوچھتا ہی کون ہے کہ مرزا قادیانی کون ہے۔ حالانکہ مرزا نے ان رسالوں کے بھیجنے کے بعد پیش بندی کر کے ایک اشتہار خطاب، خطاب کی سرخی سے یہ سمجھ کر دے دیا تھا کہ بس رسالے کے پہنچنے کی دیر ہے کہ گورنمنٹ کی طرف سے کوئی خطاب آیا۔ مگر افسوس وہاں کچھ قدر بھی نہ ہوئی۔ بلکہ مرزا سے تو مولوی محمد حسین صاحب ہی جو اس کے مخالف ہیں، اچھے رہے کہ سرکار نے ان کو ۴ مربع زمین اپنی شاہانہ مہربانی سے عطا کر دی اور مرزا کو باوجود خوشامدانہ رسائل لکھنے پر بھی کسی نے پوچھا ہی نہیں۔ سچ ہے عیسائی گورنمنٹ اچھی طرح سے جانتی اور سمجھتی ہے کہ مرزا کس طبیعت کا آدمی ہے اور اس کے ہاتھوں سے اس کی پیاری رعایا عیسائی اور اہل اسلام نے الہام کی آڑ میں کس قدر تکالیف اٹھائی ہیں۔ باوجودیکہ گورنمنٹ نے اس کو ۱۸۹۹ء ماہ فروری میں منع بھی کیا تھا اور حکم دیا تھا کہ تو اور تیرے مرید مباہلہ اور مباحثہ کے لئے کسی کو نہ بلانا اور نہ تو اپنا کسی قسم کا الہام چھپا کر کسی ہندو، مسلمان، عیسائی وغیرہ کو تنگ کرنا مگر ان دنوں مرزا نے گورنمنٹ کے حکم کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اپنے مریدوں سے مباہلہ کی درخواست کرائی ہے۔ افسوس کہ گورنمنٹ کے حکم کو دیدہ دانستہ نظر انداز کر کے پھر بھی زبانی خیر خواہ گورنمنٹ بنتا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مرزا کی ہی تحریر سے ایسی ایسی غلطیاں نکالی ہیں کہ جن پر ایک طفل مکتب بھی ہنستا ہے۔ مرزا کا یہ دعویٰ کہ میں مستجاب الدعوات اور ملہم ہوں۔ مگر آپ نے جو دعا کی قبول نہ ہوئی اور جو الہام کیا وہ غلط نکلا اور جو پیشین گوئی کی وہ جھوٹ نکلی۔ چنانچہ ۱۸۹۳ء میں مرزا کا ڈپٹی عبداللہ آتھم کے ساتھ مباحثہ ہوا اور جب آپ وہاں کم بضاعتی کے باعث ہار گئے تو ڈپٹی صاحب موصوف کی نسبت مفصلہ ذیل پیش گوئی کی۔

"میں اس وقت اقرار کرتا ہوں کہ اگر یہ پیش گوئی جھوٹی نکلے یعنی وہ فریق جو خدا تعالیٰ کے نزدیک جھوٹ پر ہے، ۱۵ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے بسزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے تو میں ہر ایک سزا اٹھانے کے لئے تیار ہوں۔ مجھ کو ذلیل کیا جائے۔ میرے گلے میں رسہ ڈال دیا جائے۔ مجھ کو پھانسی دیا جائے۔ ہر ایک بات کے لئے تیار ہوں۔ میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ضرور وہ ایسا ہی کرے گا۔ ضرور کرے گا ضرور کرے گا۔ زمین و آسمان ٹل جاویں گے پر اس کی باتیں نہ ٹلیں گی..... اگر میں جھوٹا ہوں تو میرے لئے سولی تیار رکھو اور تمام شیطانوں اور بدکاروں اور لعنتیوں سے زیادہ مجھے قرار دو۔" (مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۴۳۵)

مگر اس قادر کریم نے جس کے دست قدرت میں ہر ایک کی موت اور زندگی ہے۔ عبداللہ آتھم کا ایک بال بیکا نہ کیا اور مرزا کی یہ پیش گوئی حرف غلط کی طرح اڑ گئی اور مرزا اپنے کہنے کے مطابق آپ ہی لعنتی، بدکاروں کا بدکار اور شیطانوں کا شیطان بنا اور عیسائیوں نے بعد گزرنے معیاد مقررہ مرزا۔ امرتسر میں عبداللہ آتھم کو شہر میں ایک گاڑی پر سوار کر کے پھرایا اور اس گاڑی کے اوپر ایک کپڑا لگایا جس پر موٹے موٹے حروف میں لکھا کہ "اسلام جھوٹا ہے۔"

کون ایسا مسلمان تھا جس کو یہ دیکھ کر اور سن کر مرزا قادیانی کی جھوٹی پیش گوئی کی بدولت سخت صدمہ نہ پہنچا ہوگا اور اسی پر عیسائیوں نے بس نہیں کی بلکہ اشتہارات چھاپ چھاپ کر تقسیم کئے اور ہزاروں گالیاں اسلام اور بانی اسلام کو اسی مرزا کی پیش گوئی کی بناء پر مسلمانوں کو سننی پڑیں۔

بلکہ مرزا کے رشتہ داروں میں سے آپ کے خالہ زاد بھائی محمد سعید نے دین عیسوی قبول[1] کر لیا اور اس نے ایک اشتہار میں عیسائیوں کی طرف سے عبداللہ آتھم کی پیش گوئی کے متعلق اسلام اور بانی اسلام کو وہ سخت اور سست لکھا کہ الامان۔

---

[1] مرزا تو کسر صلیب سے ہمیشہ یہی مراد لیتا ہے کہ عیسائی مسیح موعود پر ایمان لائیں گے مگر اب تک ہزاروں عیسائیوں کا مرزا کے ہاتھ پر ایمان لانا تو درکنار رہا پانچ عیسائی بھی آپ پر ایمان نہیں لائے۔ بلکہ مرزا کے قریبی رشتہ دار ہی عیسائی ہو گئے۔ اگر اسی کا نام کسر صلیب ہے تو مرزا کی تاویل بہت عمدہ ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مگر یہ سب کچھ اہل اسلام کو مرزا کی خاطر اور اس کی پیشین گوئی کی بدولت دیکھنا نصیب ہوا۔ مرزا نے اس پیشین گوئی کی تاویل ایک عجیب طرح پر کر دی کہ عبداللہ آتھم اس لئے نہیں مرا کہ وہ دل میں اسلام کی طرف رجوع کر گیا ہے۔ جس پر ملا محمد بخش صاحب منیجر اخبار جعفرز ٹلی لاہور نے عبداللہ آتھم کو خط لکھا اور پوچھا کہ کیا یہ بات سچ ہے کہ آپ دل میں ڈر گئے اور عظمت اسلام کے قائل ہو گئے؟ مگر عبداللہ آتھم نے تحریری خط اپنے ہاتھ سے لکھ بھیجا کہ میں ہرگز عظمت اسلام کا قائل نہیں ہوا۔ جیسا کہ میں پہلے عیسائی تھا، ویسا ہی اب تک ہوں۔ جس خط کو ملا صاحب موصوف نے چھپا کر مفت تقسیم کیا جو ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

ڈپٹی عبداللہ صاحب کا خط

آمدہ مورخہ ۲۷ ستمبر ۱۸۹۴ء

جناب محسن بندہ جناب مولانا محمد بخش صاحب، مالک اخبار جعفرز ٹلی لاہور!

تسلیم! آپ کے خط کے جواب میں قلمی ہے کہ میں اپنے ایمان مسیحی کی بابت مفصل اخبار نور افشاں وغیرہ میں اشتہار دے چکا ہوں کہ میں سچے دل سے عیسائی جس طرح تھا، ویسا ہی اب تک اپنے ایمان پر قائم ہوں اور ہرگز اسلام کی طرف ذرا بھی مائل نہیں ہوا۔ نہ ظاہرانہ باطن میں۔ تو اب فرمایئے کہ اس سے زیادہ اور کیا کر سکتا ہوں۔ جو آدمی کچھ بھی عقل رکھتا ہے۔ اس سے صاف جان سکتا ہے۔ باقی رہا مرزا قادیانی کا شرط لگانا کہ آتھم قسم کھا کر یہ بات کہہ دے۔ سو صاحب من! میرے مذہب میں تو قسم کھانا منع ہے۔ متی کی انجیل میں صاف لکھا ہے کہ "تم ہرگز قسم مت کھاؤ۔" ہاں کی ہاں اور نہ کی ناں ہونی چاہئے اور ہزار دو ہزار روپیہ کی شرط لگانا تو ایک طرح کی جوابازی ہے۔

میرے خیال اور میرے مذہب میں اس طرح کا لالچ بھی منع ہے۔ مرزا قادیانی کی مرضی جو چاہیں سو کہتے جائیں۔ میں تو پہلے بھی یہ دعا مانگتا تھا اور اب بھی یہی دعا مانگتا ہوں کہ "یا خدا تعالیٰ! تو مرزا قادیانی پر رحم کر اور اس کو ہدایت کر کہ راہ راست پر آوے اور اس کو صحت اور تندرستی جسمی اور دماغی بخش، آمین۔" اس سے زیادہ سب کچھ فضول ہے اور میں ایک ضعیف العمر آدمی، قریب ۷۰ سال کی عمر کا ہوں۔ آخر کہاں تک جیوں گا۔ کون جانتا ہے کہ کب خدا تعالیٰ بلا لے۔ زیادہ نیاز۔ از مقام فیروز پور۔

آپ کا مشکور بندہ عبداللہ آتھم پنشنر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس کے شائع ہونے سے مرزا کی پیشین گوئی کے جھوٹ ہونے میں کسی کو کچھ شک باقی نہ رہا اور مرزا کے جھوٹ بولنے اور لکھنے کا علانیہ ثبوت مل گیا۔ گو اس پیشین گوئی کو پورا کرنے کے لئے مرزا نے بہت ہاتھ پاؤں مارے اور عبداللہ آتھم کے مکان پر سانپ چھوڑے گئے کہ عبداللہ آتھم مرجاویں اور معہ مریدان خاص دھاڑیں مار مار کر روتے چلاتے رہے لیکن خداوند کریم نے ایک نہ سنی اور عبداللہ آتھم میعاد مقررہ کے اندر ہرگز نہ مرا اور مرزا کی پیش گوئی خاک میں مل گئی افسوس ایسے ملہم پر۔

۵..... اسی طرح مرزا نے اپنے لئے ایک پیشین گوئی کی اور وہ یہ ہے: ''سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا اور ایک زکی غلام تجھے ملے گا..... اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رست گاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔'' (مجموعہ اشتہارات ج۱ ص۱۰۱)

پھر اس لڑکے کی نسبت (اشتہار ۸ اپریل ۱۸۸۶ء، مجموعہ اشتہارات ج۱ ص۱۱۷) میں اس طرح لکھتے ہیں کہ: ''مدت حمل سے تجاوز نہیں کر سکتا۔'' مگر افسوس بلکہ ہزار افسوس مرزا کی یہ پیشین گوئی بھی مثل سابقہ الہامات اور پیشین گوئیوں کے خاک میں مل گئی۔ کیونکہ اس حمل سے لڑکی پیدا ہوئی۔ پھر جب دوسرے حمل سے لڑکا پیدا ہوا تو آپ نے یہ دعویٰ کیا کہ وہ لڑکا جس کی نسبت میں نے ۸ اپریل ۱۸۸۶ء کو پیشین گوئی کی تھی وہ یہی لڑکا ہے جو ۷ اگست ۱۸۸۷ء ۱۲ بجے رات کے بعد ڈیڑھ بجے کے قریب پیدا ہوا۔ (مجموعہ اشتہارات ج۱ ص۱۴۱) مگر وہ لڑکا بھی خوردسالی میں راہی ملک عدم ہو گیا اور مرزا کی پیشین گوئی اس مولود کی طرح خاک میں مل گئی۔ کیا ہی عمدہ طور سے آپ کی پیشین گوئی پوری ہوئی اور کیسا ہی وہ لڑکا اسیروں کا رستگار ہوا اور کیا ہی دوسری قوموں نے اس سے برکت حاصل کی۔ کیوں نہ ہو مرزا جیسے نبی اور رسول ہوں اور پھر ماشاء اللہ ایسی ایسی پیشین گوئیاں پوری ہو جاویں۔ توبہ توبہ۔ نعوذ باللہ۔

۶..... اس میں کچھ شک نہیں کہ جس جس نے مرزا کو اس مذموم طریقہ سے منع کیا اور کہا کہ ایسے ایسے لایعنی اوہام سے باز آؤ اور توبہ کرو تا کہ تم نجات پاؤ۔ بس انہی کی نسبت موت، فوت، ذلت وغیرہ کا جھٹ الہام نمودار ہوا۔ لیکن صد ہا شکر کہ پورا کوئی نہ ہوا۔ ایک دفعہ نہیں بلکہ کئی دفعہ ملا محمد بخش صاحب اور مولوی محمد حسین صاحب کی نسبت الہام ہوئے۔ مگر خدا کے فضل و کرم سے ان کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایک بال بھی بیکا نہیں ہوا اور مرزا ہمیشہ نادم ہوا۔

ابھی ۱۸۹۸ء میں مرزا نے ایک الہام ملا محمد بخش صاحب، مولوی محمد حسین صاحب اور مولوی ابوالحسن تبتی کی نسبت بدیں مضمون شائع کیا کہ یہ تینوں صاحبان ۱۳ ماہ کے اندر یعنی ۱۵ دسمبر ۱۸۹۸ء سے لے کر ۱۵ جنوری ۱۹۰۰ء تک خوار اور ذلیل ہوں گے اور یہ الہام مرزا نے اس شدومد سے کیا کہ الامان۔ چونکہ مرزا شاہ اللہ تم صادق تو تھا ہی آپ ہی اس الہام کی لپیٹ میں آ گئے اور یہ الہام الٹا ہو کر مرزا کو ایسا چمٹا کہ آپ کی پیشین گوئی کے مطابق ذلیل تو فریق مخالف نے ہونا تھا۔ مگر مرزا آپ ہی ملزم بن کر ہی تاریخ ۱۵ دسمبر ۱۸۹۸ء کو ڈپٹی کمشنر ضلع گورداسپور مسٹر جے ایم ڈوئی صاحب بہادر کے اجلاس میں پیش ہوا۔

حالانکہ اسی تاریخ سے فریق مخالف کی ذلت شروع ہونی تھی۔ لیکن مرزا آپ ہی ذلت میں مبتلا ہوا اور یہ الہام بھی آپ کا ایسا چپٹا ہوا کہ آپ کو وہاں عدالت میں آ کر عہ الہامات اور پیشین گوئیاں کرنے سے توبہ نامہ لکھ کر دینا پڑا کہ میں آئندہ کبھی بھی کسی کی نسبت خواہ مسلمان ہو ہندو ہو یا عیسائی وغیرہ الہام یا پیشین گوئی نہ کروں گا۔ (مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۱۳۶)

اور اس پیشین گوئی میں جس فریق کے لئے یہ الہام تھا کہ وہ ذلیل و خوار ہوگا۔ وہی غالب رہا اور مقدمہ اس کے حق میں طے پایا۔ جس کو شک ہو وہ دیکھے

(رسالہ صداقت محمدیہ مصنفہ ملا محمد بخش صاحب منیجر اخبار جعفر زٹلی لاہور، مورخہ ۲۰ فروری ۱۸۹۹ء)

۷..... غرضیکہ مرزا کے عجیب و غریب اور ہادی الہام اور پیشین گوئیاں ہیں جو ایک دانا اور سمجھ دار کے لئے تو مضحکہ آمیز باتیں ہیں۔ مگر مرزا کے لئے باعث فخر اور آپ کے بعض الہام ایسے بھی ہیں جو خدا نے آپ کو الہام تو کئے مگر ذہانت طبع کے باعث آپ کی سمجھ میں نہیں آئے۔ جیسا کہ "ایک خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رجس سے پاک ہے وہ نور اللہ ہے..... وہ سخت ذہن و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم و علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جاوے گا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنی سمجھ میں نہیں آئے) دو شنبہ ہے مبارک دو شنبہ۔"

(ضمیمہ اخبار ریاض ہند امرتسر مطبوعہ یکم مارچ ۱۸۸۶ء، مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۱۰۱)

اب جائے تعجب ہے کہ مرزا کو الہام تو ہو گیا۔ مگر اس میں یہ جو لکھا ہے کہ وہ تین کو چار

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کرنے والا ہوگا۔ مرزا کی سمجھ میں نہیں آیا۔ جس الہام سے مرزا کے خدا پر بھی حرف آتا ہے کہ وہ خدا عجب خدا ہے کہ جس نے اس زمانہ میں ایک ایسا ملہم چنا ہے جس کو اس کی باتیں ہی سمجھ میں نہیں آتیں۔ تو وہ تبلیغ احکام ربانی کیونکر کر سکے گا اور ہو سکتا ہے اور ممکن ہے کہ وہ الہام جن کو وہ اپنے زعم میں یہ سمجھا ہو کہ وہ سمجھ گیا ہے نہ سمجھا ہو اور غلط سمجھا ہو۔

آپ کے مریدوں میں بعض ایسی عورتیں بھی ہیں جن کو مرزا کی تائید میں خدا کی طرف سے الہام ہوئے۔ مگر خود ملہمہ کی سمجھ میں نہ آئے۔ چنانچہ بمقام لیہ ایک عورت غلام فاطمہ کو الہام ہوئے ہیں۔ لیکن اس میں اتنی طاقت نہیں کہ وہ سمجھ سکے باوجودیکہ وہ عورت محض عربی کے علم سے جس میں اس کو الہام ہوئے نا آشنا ہے۔ لیکن پھر بھی مرزا کی تائید میں اس کو طرح طرح کے الہام ہوئے ہیں اور لطف یہ کہ الہام عربی زبان میں ہیں اور وہ عورت ان کے معانی سمجھنے سے قاصر ہے۔ کیوں نہ ہو مرزا کا خدا اپنے ملہم ایسے ہی بھیجا کرتا ہے جن کو وہ الہامات جو اس کی طرف سے ہوں، ملہموں کی سمجھ میں نہ آ سکیں۔ چنانچہ غلام فاطمہ اپنی صداقت کی دلیل یہ لکھتی ہے "اب اگر کوئی میری گواہی مانے یا نہ مانے لیکن میرے الہام کی سچائی کے لئے اس سے بڑھ کر اور کیا دلیل ہوگی کہ جس زبان میں مجھے الہام ہوتا ہے یعنی عربی میں اس سے میں بے خبر ہوں۔

(حاجرہ غلام فاطمہ ساکنہ شہر لیہ ضلع ڈیرہ اسماعیل خان ۱۳ر مئی ۱۸۹۷ء)

بہر حال اشتہار تے کافی است۔ اس زمانے کے ملہم اور ملہمہ دونوں کے الہاموں کے نمونے ہم نے پبلک کے سامنے پیش کر دیے ہیں۔ اب وہ خود موازنہ کر لیں۔

۸..... مرزا نے یوں تو بہت پیشین گوئیاں یا الہام کئے۔ ان کو پورا کرنے کے لئے اپنی طرف سے جس طرح ہو سکا خفیہ یا ظاہرا بندوبست کئے۔ مگر مرزا کی یہ پیشین گوئی جو اب ہم آخیر میں درج کرتے ہیں۔ ایک عجیب اور نرالی ہے۔ آپ کے رشتہ داروں میں ایک شخص مرزا احمد بیگ ولد گاماں بیگ تھا۔ اس کی ہمشیرہ نے اپنی ملکیت میں سے کچھ زمین مرزا احمد بیگ کی لڑکی کے نام ہبہ کر دی۔ جب یہ ہبہ نامہ مرتب ہوا تو چونکہ آپ اس کے رشتہ داروں میں سے تھے۔ اس لئے ضروری ہوا کہ مرزا کے بھی دستخط اس ہبہ نامہ پر کرائے جاویں۔ پس مرزا نے جبکہ وہ کاغذ آپ کے سامنے لایا گیا۔ تو یہ عذر کیا کہ میں استخارہ کر کے دستخط کروں گا۔

آخر الامر آپ نے مرزا احمد بیگ کو کہا کہ استخارہ سے معلوم ہوا کہ تمہاری لڑکی کی شادی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میرے مقدر میں لکھی ہے۔ آپ اس کا عقد میرے ساتھ کر دیں تو میں اس ہبہ نامہ پر دستخط کروں گا۔ مگر مرزا احمد بیگ نے منظور نہ کیا تو آپ نے علانیہ دھمکی کے طور پر ایک الہام کر دیا کہ مرزا احمد بیگ ولد مرزا گاماں بیگ کی دختر کلاں میرے نکاح میں آئے گی۔ (ازالہ اوہام ص۳۹۶، خزائن ج۳ ص۳۰۵) اور پھر آپ نے یہ الہام بھی کیا کہ اگر اس کے والدین کسی اور جگہ سوا میرے اس کا نکاح کریں گے تو اس کا خاوند مر جائے گا اور پھر بیوہ ہو کر میرے نکاح میں آئے گی۔ بلکہ (آسمانی فیصلہ کے آخری ص۴۰، خزائن ج۴ ص۳۵۰) پر یہ بھی لکھ دیا کہ خدا نے کہا ہے کہ تیرا عقد نکاح ہم نے اس سے باندھ دیا ہے۔ قصہ مختصر آپ نے اپنی منکوحہ عورت اور اپنے بڑے بیٹے مرزا سلطان احمد کو مجبور کیا کہ وہ کوشش کریں اور لڑکی کے والدین کو راضی کر کے میری طرف مائل کریں۔ کیونکہ وہ سلطان احمد کی والدہ کے رشتہ دار تھے۔ مگر نہ سلطان احمد اور نہ اس کی والدہ سے یہ کام ہو سکا۔ اس لئے مرزا نے سلطان احمد اپنے بڑے لڑکے کو اپنی جائیداد سے محروم کر دیا اور اس کی والدہ کو طلاق دے دی۔

اس کے بعد آپ نے اپنے دوسرے لڑکے فضل احمد کو بھی یہی لکھا کہ تم اپنی زوجہ کے ذریعہ اس کام کو انجام دو۔ اگر تمہاری عورت یہ کام نہ کرے تو تم اس کو طلاق دے دو۔ کیونکہ اس لڑکی کے والدین مرزا کی بہو کے رشتہ دار تھے اور ساتھ ہی اپنے لڑکے کو یہ بھی لکھا کہ اگر تم ایسا نہ کرو گے تو تم کو میری جائیداد سے ایک روپیہ بھی وصول نہ ہوگا۔ بلکہ ایک شرطیہ طلاق نامہ اپنی بہو کے لئے لڑکے کو لکھ بھیجا کہ تم اپنی زوجہ کو بھیج دو۔ مگر اس نے ایک نہ سنی اور جب اس لڑکی کا نکاح دوسری جگہ ہونے لگا اور مرزا کو خبر پہنچی تو آپ نے لڑکی کے والدین کے رشتہ داروں کو اس طرح خط لکھا کہ مجھے بڑی امید تھی کہ اس کا نکاح میرے ساتھ ہوگا اور اس نکاح کے لئے لاہور اور امرتسر وغیرہ شہروں کی مسجدوں میں میرے لئے دعائیں مانگی جاتی ہیں۔

اب یہ بات آپ لوگوں کے ہاتھ میں ہے۔ جس طرح ہو سکے اس لڑکی کے والدین کو دوسری جگہ شادی کرنے سے روکو اور میری طرف مائل کرو اور یہ بھی دم دیا کہ اگر میرا نکاح اس کے ساتھ ہو گیا تو خدا کی برکتیں نازل ہوں گی اور جو کچھ میرے پاس ہے۔ اس میں سے جو اولاد ہوگی وہ مالک ہوگی۔ (کلمہ فضل رحمانی ص۱۲۴، ۱۲۵، ملفوظ جناب قاضی فضل احمد کورٹ انسپکٹر لدھیانہ) غرضیکہ لطائف الحیل سے جس قدر ہو سکا ان کو فریب دینا چاہا۔ مگر لڑکی کے والدین نے صاف انکار کر کے اس لڑکی کا نکاح دوسری جگہ پڑھا کر آپ کی ملہمی کو خاک میں ملا دیا اور آپ کا یہ بھی الہام تھا کہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس کا خاوند ۲۱ر نومبر ۱۸۹۴ء تک مر جاوے گا۔ مگر وہ آج تک نہ مرا اور خداوند تعالیٰ کے فضل و کرم سے صحیح وسالم زندہ موجود ہے اور وہ عورت اس کے گھر میں آباد اور صاحب اولاد ہے۔ یہ ہیں مرزا کے الہامات اور ان کے پورا کرنے کے وسائل۔

بہر دانا اشارتے کافی است

سید پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ کے حالات

اب ہم دوسرے صاحب جناب فیض مآب معلّٰی القاب حضرت پیر سید مہر علی شاہ ساکن گولڑہ شریف کا کچھ مختصر سا حال معرض تحریر میں لاتے ہیں۔ آپ ہندوستان میں ایک مشہور و معروف صوفیاء کرام کے باعث فخر ہونے کے علاوہ عالم باعمل و فاضل اجل بھی ہیں۔ بڑے بڑے علامہ دہر اور علمائے نامدار کو آپ کی شاگردی پر ناز ہے:

کو فلاطوں کہ باہمہ فطنت طے کند زانوے سبق خوانی

آپ ہی ہیں جنہوں نے محض بوجہ اللہ اور فقط دین کی محبت سے خداوند تعالیٰ آپ کے وجود باجود کو جو کہ ایک چشمہ فیض ہے، دیر تک سلامت با کرامت رکھے۔ بے چارے سادہ لوح آدمیوں کو مرزا کے دام تزویر سے بچانے اور عوام الناس کو اس کے دھوکہ سے دور رہنے کے لئے ایک کتاب بنام "شمس الہدایت" لکھی ہے۔ جس میں مرزا کے بدعقائد کی نسبت محققانہ اور عالمانہ طور پر ایسی بحث کی کہ دوست تو دوست، دشمن بھی رطب اللساں ہیں اور اس لاجواب کتاب کو دیکھ اور پڑھ کر مرزا کے بہت سے مریدوں نے مرزا سے قطع تعلق کر کے دلی نفرت کی ہے۔ دیکھو (وکیل اخبار امرتسر مورخہ ۱۸ر جون ۱۹۰۰ء[1]) اور مرزا کو اتنی جرأت نہیں کہ اس کتاب کا جواب بھی لکھتا۔

سید صاحب موصوف نے مرزا کے مبلغ علم کا فوٹو پبلک کے سامنے ایسا رکھ دیا ہے کہ مرزا بذات خود دیکھ دیکھ کر اب بھی مارے ندامت کے پانی پانی ہوا جاتا ہے۔ آپ نے قرآن شریف اور ایسی ایسی دینی کتابوں، تفاسیروں وغیرہ کے مطابق مرزا کے عقائد بد کی بیخ کنی کی ہے

---

[1] اخبار وکیل ۱۸ر جون ۱۹۰۰ء ص ۷، مقام کوٹ نجیب اللہ خان ضلع ہزارہ سے منشی نواب الدین صاحب ایک طویل تحریر "ایک معجزہ بنائے انقلاب مذہبی" کے عنوان سے بھیجتے ہیں۔ جس کا لب لباب یہ ہے کہ بمقام گولڑہ کے پیر صاحب کی کتاب شمس الہدایت سے متاثر ہو کر ضلع ہزارہ کے تمام معتقدین مرزا قادیانی کے عقیدہ کے مخالف ہو گئے ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کہ میاں نورالدین بھیروی کی بھی عقل چکر کھا گئی۔ (اخبار الحکم مورخہ ۲۴ر اپریل ۱۹۰۰ء) جو قادیان سے برائے نام ایک پرچہ نکلتا ہے۔ اس میں نورالدین پوچھتے ہیں کہ یہ کتابیں دیکھنے کے لئے کہاں سے مل سکتی ہیں۔ سبحان اللہ!

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرۂ خون نکلا

جہلاء کم سمجھ نادان نورالدین پر کس قدر علمیت کا ظن رکھتے تھے۔ مگر شمس الہدایت نے علاوہ ان اشخاص کے جو اس کتاب کو دیکھ کر ہدایت پا گئے ہیں۔ ہر کس و ناکس پر یہ معجزہ نمائی کا کام بھی کر دکھایا کہ نورالدین کی لیاقت کا اندازہ بھی اسی ضمن میں بخوبی معلوم ہو گیا:

چہ خوش بودے کہ ہر ابد بیک کرشمہ دو کار

ابھی تک کتابیں دیکھنا تو درکنار نورالدین کے کان بھی ناآشنا ہیں اور استفسار سے پایا گیا ہے کہ نورالدین برائے نام ہی مرزائی جماعت میں مولوی گنا جاتا ہے۔ ورنہ اصل میں کچھ علمی مذاق نہیں رکھتا۔ گو نورالدین نے اسی اخبار الحکم میں لکھا ہے کہ میں نے ۴۰ صفحات تک کتاب شمس الہدایت دیکھی ہے۔ مگر اس کا جواب اس سے بھی آج تک کچھ نہ بن سکا اور تار عنکبوت سے بھی بودے اور نامعقول چند اعتراضات سے جو اس کی بے علمی اور کم بضاعتی پر دلالت کرتے ہیں، ٹالنے کی کوشش کی۔

لا مولوی غازی صاحب نے جن کو سید صاحب موصوف کے خدام میں منسلک ہونے کا ایک فخر حاصل ہے۔ ان اعتراضات کے وہ پرخچے اڑائے کہ میاں نورالدین کو بارد گر یہ حوصلہ نہ ہوا کہ سید موصوف صاحب کے بندگان درگاہ کے سامنے آنکھ اٹھا کر بھی دیکھ سکتا۔ مولوی غازی صاحب نے نورالدین کو بذریعہ مطبوعہ جواب یہ بھی لکھا کہ وہ کتابیں جن کے ناموں سے تمہارے کان ابھی تک آشنا نہیں ہوئے۔ بالمشافہ دکھانے پر بھی تیار ہیں۔ اس کتاب شمس الہدایت کو دیکھ کر جس میں نہایت متانت اور تہذیب سے مرزا کے بدعقائد کا رد کیا گیا ہے۔ مرزا سے اور تو کچھ نہ بن سکا کہ اس کا جواب ہی لکھتا اور ان قوی دلائل کو جو سید صاحب نے قرآن شریف اور احادیث صحیحہ سے پیش کئے ہیں رد کرتا۔ لیکن کیا تو یہ کیا کہ عبدالکریم نامی اپنے ایک مرید سے جو عربی، فارسی علوم سے محض نابلد ہے، سید صاحب کی شان میں (الحکم ۲۴ر اپریل ۱۹۰۰ء) میں اپنی عادت قدیمانہ کے مطابق گالیاں لکھوا کر اپنے مشن کا عمدہ ثبوت دیا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وہ لکھتا ہے: "خدا تعالیٰ کا ابتلاء اور امتحان جو قوم پر نازل ہوا۔ ان مدعیوں کو بہت راس آیا کہ سنت کے خلاف کتاب اللہ کی ضد میں جو کچھ انہوں نے کہا، لوگوں نے مان لیا۔ غنیمت تھا کہ فقیر صاحب طبل و زیر گلیم رہتے اور اپنی دکان پر بیٹھ کر عشق کے اندھے اور گانٹھ کے پورے پرانے خریداروں کی جھولی میں لاف کاف کامات الم غلم ڈالتے رہتے۔ لیکن یہ کیا انہی سوجھی کہ اوّل مولویت اختیار کی اور بعد ازاں مرسل اللہ پر کلمہ چینی شروع کی۔ کاش وہ مولویت کا حق ادا کرتے اور حق تو یہ تھا کہ اپنے گریبان میں ایک جھات ڈالتے کہ مولویت سے بہرہ یہی ہے فقیری کے سر پر تو خاک ڈال ہی چکے تھے اور ننگے منگے ہو کر دکھا چکے کہ پلے ایک کوڑی نہیں مگر عالم ظاہری کی کوئی شان و کھائی ہوتی۔ افسوس پیر جی نے پیری اور مولویت دونوں کی مٹی پلید کر دی، وغیرہ وغیرہ۔

اب وہ اشخاص جو سید صاحب موصوف کو اچھی طرح سے جانتے ہیں اور ان کی حسب و نسب اور شرافت سے بخوبی آگاہ ہیں۔ ان کے علاوہ دوسرے لوگ بھی آنجناب کو جو آپ کی شان والا کے برخلاف لکھے گئے ہیں، دیکھ کر بطور منصفانہ موازنہ کریں گے کہ کیا یہ کلمات جو نامہذبانہ طور پر سید صاحب کے حق میں بجائے اس کے کہ کتاب کا جواب مدلل اور متانت سے لکھتے، شایاں و زیبا ہیں۔ پھر ایسے شریف النفس عالم باعمل جن کے لاکھوں مرید ہیں اور ان میں سے سینکڑوں عالم بلکہ فاضل اور اس پر سید اولاد حضرت محمد ﷺ اور ان کے حق میں..... افسوس۔

ناظرین پر واضح ہو کہ اس عبدالکریم نے جو مرزا کا ایک چھوٹا مرید ہے، سید موصوف کے بارہ میں ایسے ایسے نامہذب اور دل شکن فقروں سے قریباً اخبار کے ۱۶ کالم سیاہ کر ڈالے ہیں۔ جن میں سے ہم نے مشتے نمونہ از خروارے ابھی ایک کالم لکھا ہے۔ بلکہ اس سے بھی کم جس سے ہر کس و ناکس پر اس قدر لکھنے سے معلوم ہو گیا ہوگا کہ مرزا اور اس کے مریدوں میں علاوہ بے علمی اور جہالت کے، کس قدر بدتہذیبی کا نمونہ بھی موجود ہے:

گر ہمیں مکتب و ہمیں ملا
کار طفلاں تمام خواہد شد

اصل میں اس جماعت اور اس کے بانی مرزا قادیانی پر کچھ جائے افسوس نہیں۔ بھلا جس نے حضرت مسیح علیہ السلام جیسے اولوالعزم نبی کو جو عیسائی گورنمنٹ کا پیشوا ہے جس کے زیر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سایہ ہم لوگ آرام سے بسر کر رہے ہیں۔ چور، پاگل، کم عقل، شیطان کا پیرو لکھ کر یہ بھی لکھا کہ اس کی یعنی مسیح علیہ السلام کی تین دادیاں، نانیاں زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں۔ جن کے خون سے اس کا وجود ظہور پذیر ہوا تھا تو علماء دین کی نسبت جو کچھ لکھا ہے، تھوڑا ہے۔

خلاصہ کلام سید صاحب کی یہ کتاب بیشک اسم با مسمّٰے ہے۔ آپ کی کتاب لاریب شمس الہدایت ہے جس جس نے یہ کتاب دیکھی ہے۔ آپ کے حق میں دعائے خیر کرتا ہے کہ سید صاحب نے محض پبلک پر بڑا احسان کیا ہے کہ ایسے پرآشوب زمانہ میں ایسے ایسے چالاک حریص اور طامع آدمی سے اس کے عقائد کو قرآن شریف اور احادیث نبویہ کے برخلاف ثابت کر کے خلق خدا کو بچایا اور سب سے زیادہ یہ خوشی کی بات ہے کہ آپ جیسے عالموں نے مرزا کی کتابوں میں سے پبلک پر یہ بھی ثابت کر دیا کہ یہ شخص گورنمنٹ انگلشیہ کا ہرگز خیر خواہ نہیں کیا عیسائی گورنمنٹ کا خیر خواہ ایسا ہی ہوا کرتا ہے جو علانیہ اپنی کتابوں میں لکھتا ہے کہ مسیح علیہ السلام معاذ اللہ ثم معاذ اللہ چور تھا، پاگل تھا، کم عقل تھا۔ اس کے دماغ میں خلل تھا۔ شیطان کا پیرو تھا۔ اس کی دادیاں اور نانیاں کسبی عورتیں تھیں۔ جن کے خون سے مسیح کا وجود ظہور پذیر ہوا تھا۔

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۵ تا ۹، خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۹ تا ۲۹۳)

کیا عیسائی گورنمنٹ جو ہماری مہربان گورنمنٹ ہے۔ اس قسم کے کلمات اپنے پیشوا کے حق میں سن کر خوش ہوتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ کیا عیسائی رعایا گورنمنٹ انگلشیہ اور اہل اسلام ہر دو فریق حضرت مسیح علیہ السلام کے حق میں ایسے شنیع اور توہین آمیز کلمات سن کر رنجیدہ خاطر نہیں ہوتے؟ کیا ان کا دل پاش پاش نہیں ہوتا؟ ضرور ہوتا ہے۔ پس گورنمنٹ انگلشیہ کی جان نثار رعایا اہل اسلام اور عیسائی اور نیز خود گورنمنٹ کا دل دکھانے والا آدمی کبھی خیر خواہ ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔

شکر صد شکر کہ ایسے شخص کے حالات اور اس کے اس قسم کے بدعقائد سے اس کی کتابوں میں سے سید صاحب جیسے عالموں نے پبلک کو پورے طور پر اطلاع دی۔ اللہ تعالیٰ سید صاحب موصوف کو اس نیک کام کی جزا خیر دے۔ آمین ثم آمین!

ہم نے یہ فیصلہ حکم کے طور پر لکھا ہے اور ساتھ ہی مرزا کی کتابوں کا حوالہ دے دیا ہے۔ جس کو شک ہو وہ مرزا کی کتابیں سامنے رکھ کر اپنی تسلی کر سکتا ہے۔ والسلام

المشتہر ..... محمد شفیق مولوی فاضل ساکن چکوڑی ضلع گجرات پنجاب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari